استعمالی زیور پر زکوۃ

مجیب: ابو حمزہ محمد حسان عطاری زید مجدہ

فتوی نمبر: Eml:14

تاریخ اجراء: 17 ربیع الثانی 1442ھ / 03 دسمبر 2020ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میں نے سنا ہے کہ عورتوں کے استعمالی زیورات پر زکوۃ نہیں، کیونکہ زیورات ان کی حاجت اصلیہ میں آتے ہیں، زکوۃ سونے چاندی پر تب ہو گی جب وہ ڈلی کی شکل میں ہوں یا استعمال میں نہ ہوں، کیا یہ بات درست ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

سونے یا چاندی کا زیور، خواہ استعمال میں ہو یا نہ ہو، اگر وہ نصاب کو پہنچ جائے تو اس پر بھی زکوۃ لازم ہے جبکہ زکوۃ فرض ہونے کی دیگر تمام شرائط پائی جائیں۔ نیز سونے چاندی کے زیورات حاجت اصلیہ میں شامل نہیں ہیں کیونکہ حاجت اصلیہ میں وہ چیزیں داخل ہیں جن کی طرف، زندگی بسر کرنے میں آدمی کو ضرورت ہوتی ہے جیسے رہنے کا مکان، خانہ داری کے سامان وغیرہ، جبکہ سونے چاندی کے زیورات کو فقط زینت اور خوبصورتی کے لئے پہنا جاتا ہے، اور یہی اس کے حاجت اصلیہ سے زائد ہونے کی دلیل ہے۔

حدیث پاک میں ہے:"أن امرأتين اتتا رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي أيديهما سواران من ذهب، فقال لهما: أتؤديان زكاته؟ فقالتا: لا، فقال لهما رسول الله صلى الله عليه وسلم أتحبان ان يسور كما الله بسوارين من نار؟ قالتا: لا قال: فأديا زكاته۔ ترجمہ: دو عورتیں حاضرِ خدمت اقدس ہوئیں، اُن کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن تھے، ارشاد فرمایا: "تم اس کی زکاۃ ادا کرتی ہو؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا: تو کیا تم اُسے پسند کرتی ہو کہ اللہ تعالیٰ تمھیں آگ

کے کنگن پہنائے، عرض کی نہیں، فرمایا: تو اس کی زکاۃ ادا کرو۔"(جامع الترمذي أبواب الزكاة، باب ماجاء في زكاة الحلى، الحديث: 637 ص261 مطبوعه بیروت)

بدائع الصنائع میں ہے:"الحلی مال فاضل عن الحاجة الاصلية اذا الاعداد للتجمل والتزين دليل الفضل عن الحاجة الاصلية فكان نعمة لحصول التنعم به فيلزمه شكرها باخراج جزء منها للفقراء ترجمہ: زیور حاجت اصلیہ سے زائد مال ہے کیونکہ اس کا تجمّل اور زینت کے لئے ہونا اس کے حاجت اصلیہ سے زائد ہونے کی دلیل ہے۔ اور چونکہ اس کے ذریعے نعمت کا حصول ہے لہذا اس کا ایک جزء فقراء کے لئے نکالنا لازم ہے۔" (البدائع الصنائع جلد2 صفحه102 مطبوعه کوئٹه)

فتاوی رضویہ شریف میں ہے:"اگر چہ پہننے کا زیور ہو (اس پر بھی زکوۃ لازم ہے) زیور پہننا کوئی حاجت اصلیہ نہیں۔"

(فتاوی رضویه جلد10 صفحه133 مطبوعه رضافاونڈیشن لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم